منیٰ کا المناک حادثہ

سعودی حکومت نے امسال بھی حج کے موقعہ پر بے مثال انتظامات کئے تھے۔ حجاج کرام کی بنیادی ضرورتوں کا وافر انتظام موجود تھا۔ خصوصا، خیمے، ٹرانسپورٹ، پانی، بیت الخلاء، ہسپتال اور ابتدائی طبی مراکز، راہنمائی کیلئے جگہ جگہ کیمپ اور امن وامان کیلئے سیکورٹی اہلکاروں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ۸ ذی الحجہ سے لیکر ۱۱ ذی الحجہ تک تمام مراحل بخیر خوبی مکمل ہوئے لیکن ۱۲ ذی الحجہ کو بعد دوپہر جمرات پر کنکریاں مارتے ہوئے نہایت المناک حادثہ رونما ہوا۔ اور بھگدڑ میں ۴۰۰ سے زائد حجاج کرام جاں بحق ہوئے جبکہ ہزار سے زائد شدید زخمی ہوئے۔ ان میں پینتالیس حجاج کا تعلق پاکستان سے ہے۔

سعودی حکومت کی وزارت داخلہ نے حادثے کی ذمہ داری حجاج پر عائد کی ہے جو اپنے سامان سمیت کنکریاں مارنے جمرات پر جمع ہوئے۔ وجوہات کچھ بھی ہوں لیکن یہ ایک بھیانک انسانی المیہ ہے کہ ایک مقدس فریضہ سرانجام دیتے ہوئے چارسو حجاج اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ہزاروں اپاہج اور معذور ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ حجاج کی ناقص منصوبہ بندی، جلد بازی، افراتفری سے ہی یہ واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اور ہر سال ایسے روح فرسا واقعات سامنے آتے ہیں جن سے قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ان حادثات کی روک تھام کیلئے بہتر منصوبہ بندی کی جائے سالہا سال کے تجربات اور واقعات سے اصل اسباب معلوم کئے جائیں۔ ان کی روشنی میں حجاج کرام کی بہتر تربیت کا اہتمام کیا جائے، نیز حج کے دوران تجربہ کار گائیڈ اور معلم فراہم کئے جائیں، جن کی راہنمائی میں حجاج مناسک حج ادا کریں۔ دنیا بھر سے آنے والے تمام حجاج مختلف معلموں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک معلم کے پاس سات سے دس ہزار تک حجاج ہوتے ہیں۔ جو ان کیلئے ٹرانسپورٹ، رہائش، منیٰ میں خیمے، منیٰ سے عرفات اور واپسی کے تمام انتظامات کرتا ہے۔ اگر یہی معلم ان حجاج کی رہنمائی کیلئے گائیڈ بھی مقرر کرے جو انہیں مختلف مقامات پر لے کر جائیں اور صحیح راستہ اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ تمام حجاج بخیر دعافیت مناسک حج ادا نہ کر سکیں۔

اسی طرح وہ حجاج جو کسی معلم کے تابع نہیں ہیں ان کے قیام کیلئے الگ خیمہ بستیاں قائم کرنی چاہئیں اور ان تمام حجاج کو مجبور کیا جائے کہ وہ سڑکوں پر قیام نہ کریں بلکہ ان خیمہ بستیوں میں ٹھہریں۔ اس سے راستوں میں کشادگی پیدا ہوگی اور پیدل چلنے والوں کیلئے کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

علاوہ ازیں جمرات پر کنکریاں مارنے کے وقت اور اسی طرح قربان گاہوں میں آتے وقت کوئی حاجی سامان لیکر نہ جائے، خالی ہاتھ ہوں تاکہ مناسک کی ادائیگی میں آسانی ہو۔ قدم قدم پر سیکورٹی اہلکار اس پر عمل کرائیں اور حجاج کو نظم ونسق کا پابند بنائیں۔

امید ہے ایسی صورت میں ایسے المناک واقعات رونما نہیں ہونگے۔

ممتاز شاعر اور نعت گو مولانا علیم ناصری کا سانحہ ارتحال

پاکستان کے تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز ادیب، شاعر اور نعت گو مولانا علیم ناصری طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا شمار بلند پایہ علماء میں ہوتا تھا، عالم باعمل تھے، بہت سادہ مگر جہاں دیدہ تھے۔ ادیبوں اور شاعروں میں آپ کا نام بڑے احترام سے لیا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گہری محبت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے نعت کہنی شروع کی اور پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ نعت لکھی اور کئی مجموعے شائع ہوئے۔ اعلیٰ معیار اور عمدہ نعت کی بدولت آپ کو صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ آپ کے صاحبزادے جناب خالد علیم ناصری بھی اپنے والد کے نقش قدم پر نعت گو ہیں۔ انہیں بھی نعت گوئی میں صدارتی ایوارڈ ملا ہے۔ پاکستان کا یہ منفرد واقعہ ہے کہ باپ بیٹے کو نعت گوئی میں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا ہو۔ مولانا مرحوم نہایت شریف النفس اور ملنسار تھے۔ ان کی رحلت سے ہم سب ایک بہترین نعت گو اور عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی خدمات کو قبول فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ادارہ جامعہ ان کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ